Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 4, Issue 1 (January-June, 2021)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/10
URL: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/155
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v4i01.155

Title Alseer from Hidaya, an analysis, (From Chapter Ushar and Kharaj to Baab ul Bighat) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the five Islamic scholars

Author (s): Maaz Aziz and Dr.Hafiz Hifazatullah

Received on: 29 June, 2020
Accepted on: 29 May, 2021
Published on: 25 June, 2021

Citation: Maaz Aziz and Dr.Hafiz Hifazatullah””Alseer from Hidaya, an analysis, (From Chapter Ushar and Kharaj to Baab ul Bighat) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the five Islamic scholars,” JICC: 4 No, 1 (2021): 54-68

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Islamic Research Index HEC Approved Research and Indexing Agency
INTERNATIONAL Scientific Indexing
المنهل ALMANHAL
ASIAN Research Index
Crossref
Click here for more

ھدایہ کی کتاب السیر: (عشر و خراج تا باب البغات) کی فقہی و قانونی درجہ بندی، مصادر اور اختلاف ائمہ خمسہ کے ادلہ کے تناظر میں

Alseer from Hidaya, an analysis, (From Chapter Ushar and Kharaj to Baab ul Bighat) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the five Islamic scholars.

* معاذ عزیز

** ڈاکٹر حفاظت اللہ

Abstract

Fiqaha–i-Islami has been started in the 1st century (Hijri) and a great deal of work has been done over it till now. Islamic history shed light on some will reported school of thoughts (masaliks) but the lack of research subjected these (masaliks) as extinct. However some of these masaliks, still exist. Imam Abu Abdullah Jafar Sadiq (765/148), Imam Abu Hanifa Nauman Bin Sabith (767/150) Imam-e-Malik Bin Anas (784/170), Imam–e-Shafie (819-203), Imam-e-Ahmad Bin Hambal (855-241) and Imam Abu Sulaiman Daud Bin Ali Alzahiri (935/324) are few illustrations. Their disciples (students) then had accomplished the task and scripted an extensive literature in which the most comprehensive one is that of Ali Bin Abi Bakar Almarghinani's (593) work "Alhidiyah". Time did not tarnish its reputation as it is paramount and like a back bone in the Hanafi school of thought. It was profoundly felt that all the illustrations should properly be labeled and to make them in proper order along with reference to various sources. Apart from Hanafi school of thought, the disagreements and concurrences of this book with Jafri school of thought, Maliki and Shafi schools of thought, Hambali and Zahri schools of thought should be draw up. Moreover, the arguments of these disagreement and concurrences should be based on the manifestations of Quran and Sunnah. Researcher has toilsomely accomplished the task from hidayah book asseyr chapter Ushar and Khiraj to chapter Al-Bughaat.

Keywords: *Fiqaha–i-Islami, Hijri, masaliks, Imam Abu Sulaiman Daud*

……………………………………………………………………………………

* ایم۔فل سکالر، شعبۂ اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اسلامک تھیالوجی ڈیپارٹمنٹ، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور۔

باب: عشر اور خراج

عشری اور خراجی زمین کی تعین

عرب کی پوری زمین عشری ہے اور سواد عراق کی زمین خراجی ہے۔

اثر میں اس کی تصریح اس طرح ہے قال سعید بن عبدالعزیز جزیرة العرب مابین الوادی الی اقصی الیمن الی تخوم العراق الی البحر وقال الاصمعی جزیرة العرب میں اقصی عدن ابین الی ریف العراق فی الطول واما العرض فمن جدة وما والاها من ساحل البحر الی اطراف الشام[1]

اور سواد عراق کی کل زمین خراجی ہے جو مقام عذیب سے مقام عقبہ لوان تک اور ثعلبہ اور بعض لوگ کہتے ہیں مقام علث سے عبادان تک۔

سواد عراق کی زمینوں کا حکم

سواد عراق کی زمین وہاں کے لوگوں کی مملوکہ ہے یہاں تک کہ ان کا اس زمین کو بیچنا اور اس میں تصرف کرنا بھی جائز ہے۔

عن ابن سیرین قال السواد منه صلح ومنه عنوة، فما کان منه عنوة فهو للمسلمین وما کان منه صلح فلهم اموالهم[2]

عن عمرؓ انه اراد ان یقسم اهل السواد بین المسلمین وامربهم ان یحصوافوجدوا الرجل المسلم یصیبه ثلاثة من الفلاحین یعنی العلوج فشاور اصحاب النبی ﷺ فی ذلک فقال علیؓ دعهم یکونون مادر للمسلمین فبعث عثمان بن حنیف فوضع علیهم ثمانیة واربعین، واربعة وعشرین واثنی عشر[3]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے مشورے سے عراق کی زمین تقسیم نہیں کی گئی۔ اس لئے وہاں کے لوگ اس کے مالک ہیں۔

عشری زمین کی تعریف

ہر وہ زمین جس کے رہنے والے اسلام لے گئے یا وہ قہراً فتح کرکے مجاہدین میں تقسیم کر دی گئی تو وہ عشری زمین ہے۔

عن ابن عباسؓ انه قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ---- اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب[4]

سمع عمر بن عبدالعزیز یقول بلغنی انه کان آخر ماتکلم به رسول الله ﷺ ان قال قاتل الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد، لایبقین دینان بارض العرب[5]

خراجی زمین کی تعریف

وہ زمین جو قہراً اور غلبہ سے فتح کی گئی پھر وہاں کے باشندے ہی وہاں باقی رکھے گئے تو وہ زمین خراجی زمین ہے اس طرح اگر ان لوگوں سے صلح کر لی گئی ہو تو بھی وہ زمین خراجی ہو گی۔

عشر ایک قسم کی عبادت ہے۔ اور کفار عبادت کا اہل نہیں ہے اس لئے ان پر خراج لازم ہو گا عن العلاء بن الحضرمی----فاخذ من المسلم العشر ومن المشرک الخراج[6]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی زمین پر خراج ہے۔ عراق کے لوگ مشرک تھے اور ان کو اس کی زمین پر بحال رکھا گیا تھا تو اس کی زمین پر حضرت عمرؓ نے خراج مقرر کیا[7]۔

ارض موات کی تعریف اور حکم

تعریف: ارض موات ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جو کسی کی ملکیت نہ ہو۔ نہ ہی کسی کا مخصوص حق ہو قابل منفعت نہ ہو۔

حکم: اگر کسی نے بنجر زمین کو قابل کاشت کیا تو زمین کے قرب وجوار کے مطابق اس پر حکم نافذ کیا جائے گا یعنی اگر قرب و جوار کی زمینیں عشری ہوں تو اس پر عشری زمین کا اطلاق ہو گا۔ اور اگر قرب و جوار کی زمینیں خراجی ہوں تو اس زمین پر خراجی زمین کا اطلاق ہو گا۔

عن محمد بن عبدالله الشقفی، قال خراج رجل من اهل البصرة من ثقیف یقال له نافع ابو عبدالله، وکان اول من افتلا الفلا، فقال لعمر بن الخطابؓ ان قبلنا ارضا بالبصرة لیست من ارض الخراج ولاتضر باحد من المسلمین، فان رأیت ان تقطعنیها اتخذ فیها قضبا الخیلی فافعل، قال فکتب عمر الی ابی موسی الاشعری---فان لم تکن ارض جزیة ولا ارضا یجری الیها ماء جزیة فاعطها اياه[8]

دفعہ نمبر۲۵: زمین میں خراج مقرر کرنے کا معیار

وضاحت: وہ خراج جو حضرت عمرؓ نے عراق والوں پر مقرر کیا تھا وہ اس حاسب سے تھا کہ ایسی زمین جس کو پانی ملا ہو اس پر ایک ہاشمی قفیز۔ یعنی اس کی پیداوار سے ایک صالح اور ایک درہم ہے ہر حریب رطبہ (سبزی ترکاری وغیرہ) پر پانچ درہم ہیں اور ہر حریب انگور پر دس درہم ہیں اور ہر جریب خرمہ پر بھی دس درہم ہیں حضرت عمرؓ سے اسی طرح منقول ہیں۔

الف: ہدایہ، ج ۲/ ۵۷۵۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۱۔ ۲۴۰؛ کنزالدقائق، ص:۲۰۹؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔

ج: ان عمر بن الخطابؓ بعث عثمان بن حنيف على السواد فوضع على كل جريب عامر او غامر يناله الماء درهما وقفيزا يعنى الحنطة والشعير وعلى جريب الكرم عشرة وعلى جريب الرطاب خمسة[9]

د: شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک گندم کی ایک جریب میں چار درہم ہیں اور "جو" میں دو درہم۔ حنابلہ کے نزدیک جریب گندم و "جو" میں ایک قفیز اور ایک درہم ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۵۵۸؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۴)۔

دفعہ نمبر۲۶: کھیت اور باغ کے خراج مقرر کرنے کا معیار

وضاحت: مذکورہ بالا چیزوں کے سوا دوسری قسموں مثلاً زعفران کے کھیت اور باغ وغیرہ میں ان پر طاقت اور حیثیت کے مطابق محصول لازم کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے بارے میں حضرت عمرؓ سے کوئی مقدار مقرر نہیں ہوئی ہے۔

الف: ہدایہ، ج ۲/ ۵۷۶۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۱؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۰۔ ۲۰۹؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۸۳۔

ج: رايت عمرؓ بن الخطاب قبل ان يصاب بايام المدينة ووقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما حملنا ها امرا هى له مطيقة مافيها كبير فضل قال انظرا ان تكونا حملتما الارض مالا تطيق قال قالا لا[10]۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک بارہ درہم اِس سے ادا کریں گے اور حنابلہ و مالکیہ کے نزدیک آئمہ اِس کے بارے میں اجتہاد کریں گے کہ اِس فصل میں کتنا خراج مقرر کیا جائے۔ (الکافی: ج۵/ ۵۵۷؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۴)۔

دفعہ نمبر۲۷: محصول کی مقدار پیداوار برداشت نہ کر سکے تو امام محصول میں کمی کر سکتا ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۷۶۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۱؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۰۔۲۰۹؛ فتح القدیر: ج۵/۲۸۳۔

ج: فوضع عثمان على الجريب من الكرم عشرة دراهم وعلى جريب النخل ثمانية دراهم وعلى جريب القصب ستة دراهم يعنى الرطبة وعلى جريب البر اربعة دراهم وعلى جريب الشعير درهمين[11]

اس اثر میں مختلف پیداوار کا خراج مختلف ہے جس سے معلوم ہوا کہ خراج کم بیش کر سکتا ہے۔

د: شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک امام کے لئے زیادہ تو جائز ہے لیکن کم کرنا درست نہیں۔ اور حنابلہ کے نزدیک کمی اور زیادتی جائز نہیں۔ (الکافی: ج۵/ ۵۵۷؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۴)۔

دفعہ نمبر۲۸: خراجی زمین پر سیلاب آگیا یا قحط سالی ہو گئی یا پانی ختم ہو گیا یا کھیت پر آفت آگئی خراج ساقط ہو جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۷۶۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۱؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۰؛ فتح القدیر: ج۵/۲۸۴۔

ج: قال الحسن واما اراضيهم فعليها الخراج الذى وضعه عمر بن الخطابؓ فان احتملوا اكثر من ذلک فلا يزاد عليهم وان عجزوا عن ذلک خفف عنهم ولا يكلفون فوق طاقتهم كما قال عمرؓ[12]۔

اس اثر میں ہے کہ اگر خراج دینے والا عاجز ہو جائے تو اس سے کم کیا جائے یہاں کھیتی ہوئی ہی نہیں اس لئے اس سے خراج معاف ہو جائے گا۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف نہیں ہے۔(اشرف الہدایہ: ج ۷/ ۱۰۵)۔

دفعہ نمبر۲۹: اہل خراج میں سے جو مسلمان ہو گیا اس سے خراج لیا جائے گا۔

وضاحت: کیونکہ مسلمان پر ابتداءً تو خراج لازم نہیں کیا جا سکتا ہے مگر خراجی زمین ہو جانے کے بعد اس کو خراجی کہنا ممکن ہو جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج ۲/ ۵۷۶۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۱؛ کنز الدقائق، ص: ۲۱۰؛ فتح القدیر: ج ۵/ ۲۸۵۔

ج: عن عمرؓ وعلیؓ قالا اذا اسلم وله ارض وضعنا عنه الجزية واخذنا خراجها[13]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ مسلمان ہونے سے جزیہ تو ساقط ہو جائے گا لیکن خراج ساقط نہیں ہو گا۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (الکافی: ج ۵/ ۵۵۶؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج ۲/ ۳۱۴)۔

باب: جزیہ کا بیان

دفعہ نمبر۳۰: اہل کتاب اور مجوس پر بھی جزیہ لازم کیا جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج ۲/ ۵۷۸۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۳؛ کنز الدقائق، ص: ۲۱۰؛ فتح القدیر: ج ۵/ ۲۹۱۔

ج: قاتلوا الذين لايومنون بالله ولاباليوم الآ خر ولا يحرمون ماحرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يدوهم صاغرون[14]

سمعت عمراقال۔۔۔فاتانا كتاب عمر بن الخطاب قبل موته بسنة فرقوا بين كل ذى محرم من المجوس ولم يكن عمراخذ الجزية من المجوس حتى شهد عبدالرحمن بن عوفؓ ان رسول الله ﷺ اخذها من مجوس هجر[15]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۵۸۱؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۲۶؛ البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۸۷؛ کتاب الام، ص:۴۲۱؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۲۹؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۵)۔

دفعہ نمبر ۳۱: عجمی بت پرستوں پر بھی جزیہ لازم کیا جائے۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۷۹۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۲؛ کنز الدقائق، ص: ۲۰۱؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۱۹؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۹۱۔

ج: قال بعث عمرؓ الناس فی افناء الامصار یقاتلون المشرکین۔۔۔فامرنا نبینا رسول ربنا صلی اللہ علیه وسلم ان نقاتلکم حتی تعبدواللہ وحده اوتؤدوالجزیة[16]

د: مالکیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ شافعیہ کے نزدیک اُن سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور یہ دوسرا قول حنابلہ کا بھی ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۴۷۶، ۵۸۳؛ البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۸۷؛ کتاب الام، ص: ۴۲۱؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۲۹؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۶)۔

دفعہ نمبر ۳۲: لنگڑے، نابینا، مفلوج پر جزیہ نہیں۔

وضاحت: کیونکہ یہ لوگ نہ لڑتے ہیں اور نہ قابل قتل ہیں۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۸۰۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۲؛ کنز الدقائق، ص: ۲۱۱؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۹۳۔

ج: قال الصر عمرؓ شیخا کبیرا من اهل الذمة یسأل فقال له مالک؟ قال لیس لی مال وان الجزیة توخذمنی فقال له عمرؓ ما انصفناک اکلنا شبیبتک ثم ناخذ منک الجزیة ثم کتب الی عماله ان لایأخذوا الجزیة من شیخ کبیر[17]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ بہت بوڑھے سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ اور اسی پر اپاہج اور اندھے کو قیاس کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ دونوں بھی کما نہیں سکتے ہیں۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۵۸۸؛ البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۷۴۸؛ کتاب الام، ص: ۴۳۲؛ التفریع: ج۱/ ۳۶۲)۔

دفعہ نمبر۳۳: غلام، مکاتب، مدبر، ام ولد پر بھی جزیہ نہیں ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۸۰۔

ب: کنزالدقائق، ص: ۲۱۱؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۹۴۔

ج: لانه بدل عن القتل فى حقهم وعن النصرة فى حقنا وعلى اعتبار الثانى لا تجب فلا تجب بالشک[18]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۵۸۸؛ البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۷۴۸؛ کتاب الام، ص: ۴۳۲؛ التفریع: ۱/ ۳۶۲؛ المغنی: ج۸/ ۵۱۰)۔

دفعہ نمبر۳۴: راہب جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتے ان پر بھی جزیہ نہیں ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۸۰۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۲؛ کنزالدقائق، ص: ۲۱۱؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۹۵۔

ج: عن خالد بن وليد انه صالح اهل الحيرة على تسعين ومأئة الف درهم تقبل كل سنة جزاء عن ايديهم فى الدنيا رهبانهم وقسيسهم الا من كان غير ذى يدحبيسا عن الدنيا تاركا لها وسائحا تاركا للدنيا[19]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۵۸۸؛ البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۷۴۹؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۶؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۲۹)۔

دفعہ نمبر۳۵: دارالاسلام میں نئے سرے سے بیعہ اور کنیسہ بنانے کی اجازت نہیں۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۸۱۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۲؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۱؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۱۴؛ فتح القدیر: ج۵/۲۹۹

ج: عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتصلح قبلتان فی ارض واحدر ولیس علی المسلمین جزیة[20]

عن ابن عباسؓ قال کل مصر مصرہ المسلمون لایبنی فیه بیعة ولا کنیسة ولایضرب فیه بناقوس ولایباع فیه لحم خنزیر[21]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۶۰۲؛ کتاب الام، ص:۴۳۲؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۶)۔

دفعہ نمبر۳۶: بیعہ کنیسہ مہندم ہو جائے اس کا اعادہ کر سکتے ہیں۔

وضاحت: یعنی اگر پرانی بیعہ یا کنیسہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہو تو وہ ان کو دوبارہ بنا سکتے ہیں کیونکہ کوئی عمارت ہمیشہ باقی نہیں رہتی ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۸۱۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۲؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۱؛ فتح القدیر: ج۵:۲۹۹؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۱۴۔

ج: عن ابن عباسؓ قال صالح رسول اللہ ﷺ اهل نجران علی الفئ حلة---علی ان لاتهدم لهم بیعة ولا یخرج لهم قس ولایفتنوا عن دینهم مالم یحدثوا حدثا اویأکلوا الربا[22]

د: مالکیہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اعادہ نہیں کر سکتے۔ (الکافی: ج۵/ ۶۰۳؛ کتاب الام، ص:۴۳۲؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۷)۔

دفعہ نمبر۳۸: ذمیوں کو وضع قطع میں ممتاز رہنے کا حکم کیا جائے گا۔

وضاحت: یعنی ان پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ اپنے لباس، وضع، قطع، شکل و صورت وغیرہ میں خود کو مسلمانوں سے علیحدہ حالت میں رکھیں۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۸۲۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۲؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۱؛ فتح القدیر: ج۵/۳۰۱۔

ج: عن ابی ہریرة ان رسول اللہ ﷺ قال لاتبدوا الیهود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروه الی اضیقه[23]

اثر یہ ہے کتب عمرؓ الی امراء الا جناد ان اختموا رقاب اهل الجزیة فی اعناقهم[24]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (الکافی:ج۵/۵۹۷؛ کتاب الام، ص:۴۳۲؛ المحلی: ج۷/ ۳۴۷)۔

باب: مرتدوں کے احکام

دفعہ نمبر۳۹۷: جب کوئی شخص مرتد اور بے دین ہو جائے تو اس کے سامنے اسلام پیش کیا جائے۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج۲/۵۸۳۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۳؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجهاد، باب المرتدین، ص:۲۱۳؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۳۴؛ فتح القدیر: ج۵/۳۰۷۔۳۰۸۔

ج: اثر میں ہے: عن علیؓ انه اتی بمستورد العجلی وقد ارتدفعرض علیه السلام فابی قاله فقتله وجعل میراثه بین ورثته المسلمین[25]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (الکافی:ج۵/ ۳۲۱؛ التلقین فی الفقه المالکی، للقاضی أبو محمد عبدالوهاب البغدادی المالکی، مکتبة نزار مصطفی الباز الریاض، مکة المکرمة: ج۱/ ۴۹۲)۔

دفعہ نمبر۴۰۰: مرتد کو تین دن تک قید میں ڈالا جائے مسلمان ہو جائے تو فبھا ورنہ قتل کر دیا جائے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۸۳۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۳؛ کنزالدقائق، ص:۲۱۳؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۳۴؛ فتح القدیر: ج۵/۳۰۸۔

ج: ومن يرتددمنكم عن دينه فيمت وهو كافر فاولئک حبطت اعمالهم فى الدنيا والآ خرة واولئک اصحاب النار هم فيهاخالدون[26]

اثر میں ہے:عن علیؓ قال يستتاب المرتد ثلاثا[27]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ تین دن تک مہلت دے۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (الکافی:ج۵/ ۳۲۱؛ التلقین فی الفقه المالکی: ج۱/ ۴۹۲)۔

دفعہ نمبر ۴۱: مرتد اپنا مال لے کر دارالحرب چلا گیا پھر مسلمانوں نے اس پر فتح پاکر مال لے لیا تو وہ مال غنیمت ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۸۸۔

ب: کنزالدقائق، ص:۲۱۴؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۳۸؛ فتح القدیر: ج۵/ ۳۲۳۔

ج: واذ الحق المرتد بماله بدارالحرب ثم ظهر على ذلك المال فهو فئ فان لحق ثم رجع وأخذمالاوألحقه بدار الحرب فظهر على ذلك المال فوجدته الورثة قبل القسمة رد عليهم لان الاول مالم يجرفيه الارث والثانى انتقل الى الورثة بقضاء القاضى بلحاقه فكان الوارث مالكا قديما[28]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف نہیں ہے۔ (اشرف الہدایہ: ج۷/ ۱۳۵)۔

دفعہ نمبر ۴۲: نابالغ سمجھدار بچوں کو اسلام قبول کرنا اور ارتداد قبول کرنا صحیح ہو گا۔

وضاحت: یعنی معتبر اور قابل گرفت ہے اس پر اسلام لانے کے لئے جبر کیا جائے گا لیکن اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۹۰۔

ب: کنزالدقائق، ص:۲۱۵؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۳۵؛ فتح القدیر: ج۵/ ۳۲۸۔

ج: ویجبر علی السلام ولایقتل واسلامه اسلام لایرث أبویه ان کانا کافرین[29]

ان علیا رضی الله عنه اسلم وهو ابن عشر سنین[30]۔

د: حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ شافعیہ نے اختلاف کیا ہے وہ اِس کے برعکس فرماتے ہیں اور مالکیہ کا اسلام قبول کرنے میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۳۱۷)۔

باب: باغیوں کے بیان میں

دفعہ نمبر۴۳: مسلمانوں کی ایک جماعت ایک شہر پر غلبہ حاصل کرے اور امام کے خلاف علم بغاوت بلند کر دے ان کو اطاعت امامت کی دعوت دی جائے گی۔ اور شبہات کو دفع کیا جائے گا۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب البغاۃ: ج۲/ ۵۹۱۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۴۴؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجھاد، باب البغاۃ، ص: ۲۱۵؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۴۰؛ فتح القدیر: ج۵/ ۳۳۴۔

ج: وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان بغت احداهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیئ الی امرالله فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان الله یحب المقسطین[31]

سمعت عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ یقول انه ستکون هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان[32]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۳۰۸؛ کتاب الام، ص: ۳۹۸-۳۹۹)۔

دفعہ نمبر۴۴: باغیوں سے قتال کرنے میں امام ابتداء نہ کرے باغی جب خود قتال کرنے میں پہل کر دیں تب امام ان سے قتال کرے اور اتنا ہی ان سے قتال کرے کہ ان کی جماعت منتشر ہو جائے۔

الف: ہدایہ، ج ۲ / ۵۹۲۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۵۔۲۴۴؛ کنز الدقائق، ص:۲۱۶؛ بدائع الصنائع: ج ۷ / ۱۴۰؛ فتح القدیر: ج ۵ / ۳۳۶۔

ج: خاصم عمر بن عبدالعزیز الخوارج فرجع من رجع منهم وابت طائفة منهم ان یرجعوا فارسل عمر رجلا علی خیل وامره ان ینزل حیث یرحلون ولا یحرکهم ولا یهیجهم، فان قتلوا وافسدوا فی الارض فاسط علیهم وقاتلهم وان هم لم یقتلوا ولم یفسدوا فی الارض فدعهم یسیرون[33]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج ۵ / ۳۰۶؛ کتاب الام، ص: ۳۹۸۔۳۹۹)۔

دفعہ نمبر ۴۵: باغیوں کے بچوں کو قیدی اور ان کے اموال کو تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج ۲ / ۵۹۲۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۴۵؛ کنز الدقائق، ص:۲۱۶؛ بدائع الصنائع: ج ۷ / ۱۴۱؛ فتح القدیر: ج ۵ / ۳۳۷۔

ج:امر علیؓ منادیه فنادی یوم البصرة لایتبع مدبر ولا یذفف علی جریح ولا یقتل اسیرومن اغلق بابه فهو آمن ومن القی سلاحه فهم آمن ولم یأخذ من متاعهم شیئا۔ سأل علیاً عن سبی الذریة فقال لیس علیهم سبی انما قاتلنا من قاتلنا[34]

ان دونوں اثروں سے معلوم ہوا کہ ان کی اولاد غلام باندی نہیں بنائی جاسکتی ہیں۔ اور نہ ان کا مال تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج ۵ / ۳۰۹؛ کتاب الام، ص: ۴۰۰)۔

دفعہ نمبر ۴۶: اہل عدل میں سے کسی نے اپنے مورث باغی کو قتل کر دیا قاتل وارث ہو گا۔

الف: ہدایہ، ج ۲ / ۵۹۳۔

ب: کنز الدقائق، ص:۲۱۶؛ بدائع الصنائع: ج ۷ / ۱۴۲؛ فتح القدیر: ج ۵ / ۳۳۹

ج:واذا قتل رجل من أهل العدل باغيا فانه يرثه فان قتله الباغي وقال قد كنت على حق وأناالآن على حق ورثه وان قال قتلته وأنا أعلم أنى على الباطل لم يرثه وهذا عندأبى حنيفة ومحمد رحمها الله[35]

د: حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ اور شافعیہ کے نزدیک قاتل وارث نہیں بن سکتا۔ (الکافی: ج۵/ ۳۱۲؛ کتاب الام، ص:۳۹۶)۔

حوالہ جات

1 Sunan lel behaqi, Babu maja fe taqseeme arzul Hijaz wa jazeratul Arab: Vol No.09/No.18756.

2 Sunan lel behaqi, Babu alsuwaad: Vol 09/No.225/18358.

3 Ayzan: 226, No.18370.

4 Bukhari, Page: 429, No.3053, Muslim: Page: 42, No. 1637.

5 Sunan lel behaqi, Babu La Yaskanu arzul Hijaz Mushrik Vol No. 09/350, No. 18750

6 Ibne Maja, babul oshar wal kherag, page: 262, No.1831

7 Sunan lel behaqi, Vol 09/230, No.18382

8 Rawaho Ubaid fel Amwal, Page 277, Aalay Sunan Vol 12/425, No. 4091

9 Musannaf Ibne Sheba fel Khumse wal kheraje kayfa youzawo: Vol. 6/439, No. 32706, Sunane lel behaqi Babul Qadrel Kheraje: Vol. 09/230, No.18383.

10 Bukhari, Babu qissatil biate, page 523, No.3700

11 Mussanaf Ibne abi Sheba, Vol 06/439, No.32704

12 Rawaho Yahya bin Adam fel kheraje, page 33, No.28

13 Mussanaf Ibne abi Sheba, Vol. 06/467, No.32932

14 Altuba: 29

15 Bukhari, Babul Jizya, Page 446, No.3156/3157

16 Bukhari, Babul jizya, Pg 446, No.3159

17 Alawo Sunan, Babul jizya, Vol 12/509, No.4175

18 Fathul Qadeer: Vol. 05/294

19 Rawaho tabari fe tarekhehe: Vol 04/14

20 Tirmezi, Babu maja lysa alal muslimeena jizya Page: 138, No.633

21 Sunan lel behaqi, Bab yashtareta alyhem an La yahdeso fe masadir ul muslimeena kanesatoon, Vol. 09/339 No.18714

22 Abu Dawod, Bab fe Akzul jizya, Page 74, No.3041

23 Abu Dawod, Bab fel Islame ala Ahle Zemmate Page: 360, No.5205

24 Sunane lel behaqi, Bab yashtareto alyhem an youfarrequl bainal haiyteheem wa haiytel muslimeena Vol. 09/340, No.18718.

25 Musanaf Ibne Abe Sheba, Vol. 06/445, No.32754

26 Al Baqara: 217.

27 Sunane lel behaqi, Bab man Qala yahbeso salasata ayam Vol. 08/359, No.16887.

28 Ayzan: 323

29 Ayzan: 328

30 Al mustadrak Hakim fe Fazaile Ali (R.Z) Bab Islame ameer ul momeneena: 3/111.

31 Al Hujrat: 09

32 Muslim, Page 128, No.1852

33 Musannaf Abne Abe Sheba, ma zakara fel khawareje: Vol 07/556 No.37894

34 Sunane lel behaqi, Babu Ahle nabye izafawo, Vol 08/314 No.164747/16749

35 Ayzan, Page 339